ہے، اور اس نظام کے زیر سایہ ترقی کے مدارج تیزی سے طے ہو سکتے ہیں۔

عالم اسلام کے رہنماؤں پر لازم ہے یہودیوں کی فریب کاریوں اور بینکنگ سسٹم کو سمجھ لیں، کیونکہ اس سسٹم کو یہودیوں نے ہی شروع کیا اور نتیجہ میں پوری دنیا میں سودی کاروبار کا رواج ہوا۔

یہودیوں اور صہیونیوں کی سازش یہ ہے کہ لوگوں کے ہاتھوں سے سرمایہ کی گردش روک کر چند ہاتھوں میں سمیٹ دیا جائے، یہی بڑی بڑی کمپنیوں کے حصص کے خریدار اور بڑے بڑے بینکوں کے مالک ہیں۔ یہ غیر یہودیوں سے سود کھانا ثواب سمجھتے ہیں۔

علمائے دین کی کوشش یہ ہونی چاہئے کہ تمام مسلمانوں کے اندر قومی حمیت اور آگاہی کی لہر بیدار کریں۔ اور مسلم حکام کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ مختلف ملکوں اور شہروں میں ایسے اسلامی بنک قائم کریں جہاں سود کا لین دین مطلق نہ کیا جائے، بلکہ ان کا خرید و فروخت، شرکت اور قرض دیگر ایسے ذرائع سے ہوتا ہو جو کہ شریعت اسلامیہ میں جائز ہو اور ان سے عام انسانوں کی بھلائی اور فلاح بھی ہو۔

اللہ تعالیٰ ملت اسلامیہ کو اسلامی نظام زندگی گزارنے کی توفیق دے۔ آمین

☆☆☆☆☆

حرکت میں برکت

☆ ہر منزل میں کوئی نہ کوئی کانٹا ضرور ہوتا ہے۔
☆ ہر کانٹا اپنے اندر کوئی نہ کوئی راز پوشیدہ رکھتا ہے۔
☆ ہر راز میں کوئی نہ کوئی امتحان انگڑائیاں لیتا ہے۔
☆ ہر امتحان میں کوئی نہ کوئی تجربہ ضرور ہوتا ہے۔
☆ ہر تجربے سے کوئی نہ کوئی سبق ضرور حاصل ہوتا ہے۔
☆ ہر سبق میں ایک جستجو کروٹ بدلتی ہے۔
☆ ہر جستجو کسی حرکت کی ابتدا کا باعث بنتا ہے۔
☆ ہر ابتدا سے چند مسائل پیدا ہوتے ہیں۔
☆ ہر مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل ضرور ہوتا ہے۔

(ابراہیم اشرف بلتستانی۔ جامعہ اہل بحر کراچی)

قسط: 2

آئینہ اہلحدیث

عبدالرشید انصاری

امام احمد بن حنبلؒ کا ارشاد ہے "کسی کو یہ روا نہیں کہ میری تقلید کرے یا مالکؒ یا اوزاعیؒ یا شافعیؒ کی نہ ثوریؒ کی نہ دوسروں کی، بلکہ سب مسلمانوں کو وہیں سے احکام اخذ کرنا ضروری ہے جہاں سے ان بزرگوں نے اخذ فرمائے ہیں" یعنی کتاب و سنت سے۔

علی ہذا القیاس جناب امام مالکؒ سے کسی نے سوال کیا، آپ کو کونسی چیز محبوب و پسندیدہ ہے؟ امام صاحب نے جواباً فرمایا: (المجاورة بروضة رسول اللهﷺ والمدارسة لحديث رسول الله ﷺ والدفن في بلد رسول اللهﷺ) "رسول اکرم ﷺ کے روضہ مبارک کا پڑوس اور احادیث رسول ﷺ کی تدریس اور مدینہ رسول ﷺ میں دفن ہونا" (خطبات علامہ دین پوری ۱/ ۹۸)۔

امام شافعی نے یہ بھی صراحت کی ہے کہ صحابہ کرام اور تابعین کا برابر یہ معمول رہا ہے کہ وہ ہر مسئلے کے حل کیلئے احادیث رسول ﷺ تلاش کرتے۔ جب وہ اسے نہ پاتے، تو استدلال کی کسی نوع کو اختیار کرتے۔ لیکن اس کے بعد بھی حدیث صحیح مل جاتا تو اپنے اجتہاد کو چھوڑ کر حدیث کی طرف رجوع کرتے۔ امام شافعیؒ کے اس ارشاد سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ فرمان رسول ﷺ کی موجودگی میں ائمہ کرامؒ تبع تابعین عظامؒ تک تقلید شخصی یا تقلید معین کو بالکل جائز نہیں سمجھتے تھے۔ لہذا خیر القرون کے تمام اہل اسلام کا منہج و مسلک وہی تھا جو آج اہلحدیث کا طرہ امتیاز ہے۔ اور یہی قرآن مجید اور احادیث رسول ﷺ کی روشنی میں اور تاریخ اسلام کے آئینے میں بالکل خالص صاف و شفاف، رسول پاک ﷺ کی متبع جماعت ہے۔

ملت اسلامیہ کی ابتدائی تربیت گاہ سرزمین مکہ اور مدینہ رسول ﷺ میں اللہ تعالی کے آخری رسول ﷺ کے نافذ کردہ قوانین واصول ہر اس شخص کا نصب العین تھا، جو جامع اصول دین اور دستور حیات کا سرچشمہ قرآن وحدیث ہی کو تسلیم کرتا ہو۔

ارشاد رسول ﷺ ہے (ألا إني أوتيت القرآن ومثله معه) "ابوداؤد: باب لزوم السنة ۵/ ۱۰"

''خبردار! مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اس جیسی چیز دی گئی ہے''۔(یعنی سنت مطہرہ)

علوم نبوت کے امین حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خلیل رب العالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا(کل أمتي يدخلون الجنة إلا من أبى قالوا:يارسول الله ومن يأبى؟ قال:من أطاعني دخل الجنة ومن عصاني فقد أبى)''صحيح البخاري كتاب الاعتصام ۲۶۳/۱۳'' ''میری امت کے سب لوگ جنت میں داخل ہونگے، سوائے اس شخص کے جس نے انکار کردیا، کہا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ وہ کون بدبخت ہے جس نے انکار کیا؟ فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا، اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کردیا''۔بالفاظ شاعر :

محمد کی اطاعت ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی

بقول سید ابوبکرؒ غزنوی :''اس مسلک اہلحدیث میں اعتدال کا ایک حسن ہے، یہاں بے داغ و بے لچک توحید بھی ہے، ائمہ عظامؒ واَولیائے عظامؒ کی غایت درجہ تعظیم و تکریم بھی ہے۔ یہاں صحابہ کرامؓ سے بے پناہ محبت بھی ہے اور ساتھ ہی اہل بیت کرامؓ سے والہانہ عقیدت بھی، یہاں حدیث صحیح کو ائمہ کرامؒ کے اقوال پر ترجیح دینے کا ذوق بھی ہے اور فقہائے کرامؒ کے مساعی جمیلہ کا حسن اعتراف بھی، یہاں شریعت کے فقہی احکام کا التزام بھی ہے اور تزکیہ نفس اور روحانیت کا شغف بھی''۔(داؤد غزنوی:۲۱٤)

مسلک اہلحدیث تاریخ کے آئینے میں :

قرآن پاک کے الفاظ میں متعدد جگہ ''حدیث'' سے مراد اللہ پاک کا کلام اور پیغام ہے۔ خواہ وہ قرآن پاک کی صورت میں ہو یا وحی خفی کے لبادے میں۔اور اصولیوں کی اصطلاح میں :''رسول اکرم ﷺ کے اقوال، افعال، اعمال، کردار و گفتار کے مجموعہ کا نام ''حدیث'' ہے۔ پس اہلحدیث کے معنی ہوئے ''براہ راست قرآن و حدیث پر عمل پیرا جماعت''۔

اصل دین آمد کتاب اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

اہلحدیثوں نے جس انداز پر قرآن مجید اور احادیث رسول ﷺ کو اپنا نصب العین بنایا ہے کسی اور مکتب فکر کو اس قدر توفیق نہیں ملی ہے۔لہذا اس جماعت کا حق بنتا ہے کہ اپنے آپ کو اہلحدیث کہے۔

اصحاب رسول ﷺ میں سے تقریبا 1,40,000 خوش نصیبوں نے حجۃ الوداع میں رفاقت نبوی کا شرف

حاصل کیا ہے یہ سب بھی عامل بالحدیث تھے۔ کیونکہ صحابہ کرام بلکہ تابعین میں سے بھی کوئی مقلد نہ تھا۔ مؤذن رسول حضرت بلالؓ حبشی نے اپنے آپ کو اہلحدیث کہا ہے۔ (تاریخ بغداد : ۳ / ۷ ۲۲) صحابی رسول حضرت ابو سعیدؓ الخدری نے واضح الفاظ میں فرمایا (إنکم خلفنا وأهل الحدیث بعدنا) (شرف أصحاب الحدیث:۲۱) ''یعنی ہمارے بعد تم تابعین اہل حدیث ہو'' پس معلوم ہوا کہ صحابہ کرام اور تابعین عظام بھی سب عامل بالحدیث تھے۔ عامر بن شراحیل الشعبی نے بذات خود پانچ سو اصحاب رسول ﷺ کو دیکھا تھا اور اڑتالیس صحابہ کرام سے احادیث رسول کی تعلیم حاصل کی تھی انہوں نے کہا (کره الصالحون الأولون الإکثار من الحدیث ولو استقبلت من أمری مااستدبرت ماحدثت إلا بما أجمع علیه أهل الحدیث) ''یعنی اپنے اساتذہ حدیث اور صحابہ کو اہل حدیث قرار دیا'' (تذکرة الحفاظ:۱/۶۵)

حضرت سفیان ثوری نے بھی تابعین کو اہل حدیث کہا ہے۔ نیز ان کا یہ بھی ارشاد ہے کہ اہلحدیث روئے زمین پر نگہبان ہیں (شرف أصحاب الحدیث:۴۵)

ان حقائق و شواہد کی روشنی میں واضح ہے کہ جملہ اصحاب رسول ﷺ تابعین اور ائمہ اربعہ کرام سب قرآن و حدیث پر عمل کرتے اور اپنے اپنے پیروکاروں کو بھی عمل بالقرآن والحدیث کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔

گر تو می خواہی مسلمان زیستن   نیست ممکن جز بقر آن زیستن

''وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہو کر   اور تم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر''

اللہ تعالیٰ خود اپنے کلام پاک کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں ﴿ان هذا القرآن یهدی للتی هی أقوم ویبشر المؤمنین الذین یعملون الصالحات ان لهم أجرا کبیرا o﴾ (سورہ بنی اسرائیل:۹) ''بے شک یہ قرآن وہ راہ بتاتا ہے جو بہت ٹھیک ہے (یعنی اسلام کی راہ) اور جو ایماندار لوگ نیک کام کرتے ہیں ان کو یہ خوشخبری دیتا ہے کہ ان کو آخرت میں بڑا اجر ملے گا''۔

عقیدہ اسلامیہ کے مستقل ماخذ کی حیثیت سے حدیث رسول ﷺ کی ضرورت و اہمیت قرآن پاک کی روشنی میں واضح ہے بطور مثال چند آیات کریمہ ملاحظہ فرمائیں :﴿وما أرسلنا من رسول إلا لیطاع بإذن الله﴾ (النساء: ٦٤) ''ہم نے ہر رسول کو صرف اس لئے بھیجا ہے کہ اللہ کے حکم کی بنا پر اس کی اطاعت کی جائے''۔

دراصل اللہ کی اطاعت اسوہ رسول اللہ ﷺ پر عمل کئے بغیر ممکن نہیں۔

ارشاد الٰہی ہے ﴿وما ینطق عن الهوی o إن هو إلا وحی یوحیo﴾ (سورة النجم:۳۔۴) ''وہ اپنی

خواہش نفس سے کچھ بھی نہیں کہتے ان کا ہر قول وعمل آسمانی وحی ہے جو ان پر نازل کی جاتی ہے"۔

اللہ وحدہ لاشریک اپنی باعظمت وجلالت ذات کی قسم کھا کر فرماتا ہے: ﴿فلا وربك لايؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لايجدوا في أنفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما ۝﴾ (سورۃ النساء:٦٥) "اے رسول اکرم ﷺ! آپ کے رب کی قسم یہ ہرگز مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک آپ کو اپنے باہمی اختلافات میں فیصلہ کن نہ مان لیں۔ پھر آپ کے فیصلے کے متعلق کوئی تنگی محسوس نہ کریں، اور آپ کے فیصلے پر سر تسلیم خم نہ کرلیں"۔

اللہ تعالی کا یہ حکم رسول اللہ ﷺ کی زندگی ہی تک محدود نہیں، بلکہ تا قیامت ہر آدمی کے مؤمن ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ اسی پر ہے۔ گویا رسول ﷺ کی پاکیزہ تعلیمات اور آپ کی سنت مطہرہ کو ہر معاملے میں اپنا حرز جان بنانا ایمان کی اہم ترین شرط ہے۔

در اصل ملت اسلامیہ کی شاہراہ پر رواں دواں رہنے کے لئے دل میں رسول ﷺ کی عظمت وعزت اور وفاداری وفداکاری کا جذبہ موجزن ہونا ضروری ہے۔ اور آپ کی سیرت طیبہ پر چلنا ہی درحقیقت مکمل اسلام وایمان ہے۔ اہلحدیث کا یہی پختہ ایمان وعقیدہ ہے کہ قرآن کریم کے احکامات کے ساتھ ساتھ فرمودات نبوی کو مشعل راہ ودستور العمل بنایا جائے۔ شاعر مشرق ؒ نے کیا خوب کہا:

بمصطفی برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست   اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است

بالفاظ دیگر رسول اکرم ﷺ کی پاکیزہ زندگی مسلمانوں کے لئے خصوصا اور پوری دنیا کے لئے عموما منارہ نور ہے۔ جیسا کہ فرمان الہی ہے ﴿لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة﴾ (الأحزاب:٢١) **"مسلمانو! بیشک** رسول اللہ ﷺ کی ہستی میں تمہارے لئے بہترین نمونہ زندگی ہے"۔

آپ ﷺ کی پوری زندگی میں قولاً فعلاً حکماً جو احادیث محدثین کرام نے اپنی گراں مایہ زندگیاں صرف کر کے جمع فرمائی ہیں، قران اور اس کی یہی عملی تفسیر ہمارا آئین زندگی، دستور حیات ومشعل راہ ہے۔ بلکہ دنیا وآخرت میں کامیابی، کامرانی وسرخروی کا ضامن اور دخول جنت کا واحد ذریعہ ہے۔

ارشادات رسول اللہ ﷺ کے برعکس اپنی اپنی ذاتی آراء پر ہٹ دھرمی اور آباء واجداد کے رسوم کی پابندی بلا شک وشبہ رسول اکرم ﷺ کی مخالفت واحکام الہی سے سراسر بغاوت ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے رب ذوالجلال کا یہ اعلان ہے ﴿ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدى ويتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى